بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۷۹	۷ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۷ اپریل ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بجز اس کے کوئی زندگی نہیں کہ انسان بدی سے بچے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے

مصیبت سے پہلے جو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرتا ہے

"یہ بڑی غلطی ہے جو بعض کسی کے سفید کپڑے دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ وہ بہشتی زندگی رکھتے ہیں۔ ان سے جا کر پوچھو تو معلوم ہو کہ وہ کتنی بلائیں سناتے ہیں۔ صرف کپڑے دیکھ کر یا بگھیوں پر سوار ہوتے دیکھ کر شراب پیتے دیکھ کر ایسا خیال کر لینا غلط ہے۔ ماسوا اس کے اباحتی زندگی بجائے خود جہنم ہے۔ کوئی ادب اور تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں اس سے بڑھ کر جہنمی زندگی کیا ہوگی۔ کتا خواہ مردار کھا لے خواہ بدکاری کرے۔ کیا وہ بہشتی زندگی ہوگی؟ اسی طرح جو شخص مردار کھاتا ہے اور بدکاریوں میں مبتلا ہے۔ حرام و حلال کے مال کو نہیں سمجھتا۔ یہ لعنتی زندگی ہے اس کو بہشتی زندگی سے کیا تعلق۔

یہ سچ ہے کہ بہشتی زندگی ہوتی ہے مگر ان کی جن کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یتولی الصالحین کے وعدہ کے موافق خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تولّی کے نیچے ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے دور ہے اس کا ہر دن ترساں و لرزاں ہی گزرتا ہے۔ وہ خوش نہیں ہو سکتا۔ سیالکوٹ میں ایک شخص رشوت لیا کرتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ہر وقت زنجیر ہی دیکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ بُرے کام کا انجام بد ہی ہونا چاہیئے۔ اس لئے بدی ایسی چیز ہے کہ روح اس پر راضی ہو نہیں سکتی۔ پھر بدی میں لذت کہاں۔ ہر بُرے کام پر آخر دل پر ٹھوکر لگتی ہے اور ایک کثافت انسان محسوس کرتا ہے کہ یہ کیا حماقت کی اور اپنے اوپر لعنت کرتا ہے۔ ایک شخص نے دوبارہ آنے کے عوض میں ایک بچہ مار دیا تھا۔

غرض زندگی بجز اس کے کوئی نہیں کہ بدی سے بچے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ کیونکہ مصیبت سے پہلے جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے مصیبت کے وقت خدا اُس کی مدد کرتا ہے۔ جو پہلے سویا ہوا ہے وہ مصیبت کے وقت ہلاک ہو جاتا ہے۔

حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

خیال زلف تو جستن نہ کار خاماں است ✤ کہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری است

خدا تعالیٰ غنی ہے بیکانیر وغیرہ میں جو قحط پڑے تو لوگ بچوں تک کو کھا گئے۔ یہ اسی لئے ہوا کہ وہ کسی کے ہو کر نہیں رہے خدا تعالیٰ کے ہو کر رہتے تو بچوں پر یہ بلا نہ آتی۔ حدیث شریف اور قرآن مجید سے ثابت ہے اور ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے کہ والدین کی بدکاریاں بچوں پر بھی بعض وقت آفت لاتی ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے لَا یَخَافُ عُقْبٰھَا جو لوگ لاابالی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۶ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۶ اپریل۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے زکام اور کھانسی کے باعث ناساز چلی آ رہی تھی تاہم آپ اہم دینی کاموں میں مصروف رہے۔ کثرت کار کے باعث زکام اور کھانسی کی تکلیف بڑھ گئی۔ اور کل آپ کو ۱۰۲ درجہ تک ٹمپریچر بھی ہو گیا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ جماعت احمدیہ فری ٹاؤن (سیرالیون) کے جنرل سیکرٹری مکرم محمد کے بونگے (Mr Mohammad K. Bongay) کے حالیہ خط سے جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کا حال ہی میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

○ جیسا کہ قبل ازیں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا دینی نصاب کا امتحان ۱۴ اپریل کو ہو گا۔ کارکنان تاریخ مذکورہ کو ٹھیک ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔ ۷۵ نمبر کا تحریری پرچہ اور ۲۵ نمبر کا انٹرویو ہو گا۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

○ مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی نے واہ کینٹ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ ۸ اپریل کو ان کا انٹرویو ہونے والا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

○ قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کی ایک شق میں ہدایت کی گئی ہے کہ مجالس حلقہ اور محلہ وار گروپ بندی کر کے ذمہ دار اراکین کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ روز جائزہ لیا کریں کہ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جسکو کھانا میسر نہ آنے کی وجہ سے فاقہ کرنا پڑے۔ امید ہے کہ جملہ مجالس کے عہدہ داران نے اس کا انتظام کر لیا ہو گا۔ براہ مہربانی ماہوار رپورٹوں میں اس امر کا ذکر کیا کریں۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۶ء

در باغ لالہ روید و در راغ خار و خس

مدت ہوئی روزنامہ "نوائے وقت" میں ملا واحدی صاحب ایک مقالہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق شائع ہوا تھا جو "چوہدری ظفر اللہ خاں کا اپنی جماعت کے ساتھ عشق" کے زیر عنوان چھپا تھا۔ اب یہ غیر جانبدارانہ مقالہ لائل پور کے ایک دینی ہفت روزہ میں شائع کیا گیا ہے۔ اور ہفت روزہ کے عالم فاضل اور مسلمانوں کے اتحاد کے بڑے داعی نے اس پر عجیب و غریب نوٹ دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے باتیں بنا کر مقالہ کی غیر جانبداری کو خاک میں ملانے کی کوشش کی ہے چنانچہ آپ نوٹ میں لکھتے ہیں:۔

"شروع سے اب تک ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب انتہائی متعصب اور قادیانیت کے پُر جوش مبلغ ہیں وہ جس سرکاری منصب پر فائز رہے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے میں اس منصب سے خوب خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اپنی سرکاری حیثیت کو انہوں نے مرزا غلام احمد کے دین — قادیانیت — کے فروغ کے لئے خوب خوب استعمال کیا ہے۔ ہماری اس بات کو قادیانیوں نے بارہا جھٹلانے کی کوشش کی۔ لیکن شواہد ایسے تھے کہ ان کا انکار ممکن نہ تھا۔

— آج کی صحبت میں ہم پاکستان کے نامور اور صاحب قلم جناب ملا واحدی کا ایک مقالہ پیش کرتے ہیں جو "چوہدری ظفر اللہ خان کا اپنی جماعت سے عشق" کے عنوان کے تحت نوائے وقت میں شائع ہوا۔ اور ہم ان تمام لوگوں کو اس خطرناک صورت حال کی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ جو سر ظفر اللہ یا دوسرے قادیانیوں کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں اور ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور بے جا نہ ہوگا اگر ہم یہ عرض کریں کہ یہ طرز عمل تنہا سر ظفر اللہ خاں کا ہی نہیں کہ وہ قادیان کی مدح سرائی کرنے والوں کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کر دیتے ہیں۔ (جیسا کہ ملا واحدی کے بیان کردہ ایک واقعہ سے ظاہر ہے) بلکہ ہر قادیانی اس باب میں اسی کا ہم نوا ہے۔ اور آج صدر مملکت کے ارد گرد جتنے قادیانیوں کا جمگھٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک قادیانیت کے فروغ کے لئے اتنا ہی بے چین ہے جتنے بے چین سر ظفر اللہ ہیں۔ بہرحال ملا واحدی صاحب کی یہ آپ بیتی پڑھئے اور سنجیدگی بلکہ فکر مندی سے اپنے حالات کا جائزہ لیجئے۔" (المنبر لائل پور یکم ذوالحجہ)

جیسا کہ قارئین کرام کو اس مقالہ سے ثابت ہو جائے گا۔ ملا واحدی احمدیت کے دوست نہیں بلکہ مخالف ہیں۔ اب آپ ملا واحدی صاحب کا سارا مضمون الف سے یے تک پڑھ جایئے۔ اس میں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ناجائز طور پر کسی احمدی کو کوئی عہدہ دلوایا ہو۔ لیکن ناقل ہفت روزہ کی کج فہمی کے صدقے جایئے کہ ایسے اچھے مقالہ سے بھی جو چوہدری صاحب کی اصول پرستی اور دین سے والہانہ محبت اور اپنے امام سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری پر روشنی ڈالتا ہے الٹا نتیجہ یہ نکالا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں اپنی جماعت کے افراد کو ناجائز طور پر حکومت کے عہدے دلاتے رہے ہیں۔ چنانچہ واحدی نے جو واقعات بیان کئے ہیں ملاحظہ ہوں۔

"میرے ایک عزیز میں خان بہادر سید محمد صاحب محکمہ نمک میں اسسٹنٹ کمشنر تھے پنشن ہوگئی تو خان بہادر صاحب نے خواجہ حسن نظامی سے خواہش کی کہ چوہدری سر ظفر اللہ سے سفارش کر کے سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت دلوا دیجئے چوہدری صاحب ان دنوں وائسرائے کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر تھے۔ اور ڈیپارٹمنٹ ان کے ماتحت تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب دیا کل عید ہے میں بارہ ایک بجے چوہدری صاحب کے ہاں جاؤں گا۔ ہو سکے تو آپ بھی واحدی صاحب کے ہاں آ جایئے اور ساتھ چلئے۔ چنانچہ ہم تینوں چوہدری صاحب کی کوٹھی گئے۔ چوہدری صاحب تپاک سے پیش آئے لیکن جونہی خواجہ صاحب نے سید محمد صاحب کی ملازمت کا ذکر چھیڑا۔ ان کا رخ سید محمد صاحب سے بدل گیا۔ بس اتنا کہا کہ جینکنز کے پاس جایئے۔ جینکنز جو پاکستان بنتے وقت پنجاب کے گورنر تھے۔ اس وقت سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری تھے۔ چوہدری صاحب خواجہ صاحب سے اور اور باتیں کرتے رہے۔ اور سید محمد صاحب کی ان باتوں میں حصہ لیتے رہے۔ خدا معلوم کیا موقعہ تھا کہ سید محمد صاحب کی زبان سے نکلا۔ میں نے حضرت صاحب (مرزا بشیر الدین محمود احمد) کو خواب میں دیکھا۔ اتنا سننا تھا کہ چوہدری صاحب کی پوری توجہ سید محمد صاحب کی طرف ہوگئی۔ خواب کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ نوکری تو سید محمد صاحب کو پھر بھی نہیں دی۔ مگر سید محمد صاحب سے بے رخی جاتی رہی۔

ایک دفعہ خواجہ صاحب نے میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اور چوہدری ظفر اللہ وغیرہ کی دعوت کی۔ مغرب کی نماز بھی میاں بشیر الدین محمود احمد نے خواجہ صاحب کے رین بسیرے میں پڑھی۔ میاں صاحب نے جوتیاں جہاں اتاری تھیں۔ وہ جگہ نماز پڑھنے کی جگہ سے دور تھی۔ نماز پڑھ چکے تو میاں صاحب جوتیاں ڈھونڈنے لگے۔ چوہدری ظفر اللہ دوڑے اور جوتیاں میاں صاحب کے آگے رکھ دیں۔"

(المنبر لائل پور یکم ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ)

اگر چوہدری صاحب نے سید محمد کو اس لئے نوکری نہیں دلائی تھی کہ وہ غیر احمدی تھا تو بعد میں جب سید محمد نے اپنا خواب بیان کیا تھا، اگر چوہدری صاحب احمدیت کی وجہ سے نوکریاں دلاتے تھے تو باوجود ان کے ساتھ کھل جانے کے پھر انہیں کیوں نہ دلوا دی۔ اس واقعہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ چوہدری صاحب اپنے امام سے والہانہ محبت رکھتے تھے، مگر وہ اصول پرستی پر بڑی پختگی سے قائم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چوہدری صاحب اپنے امام کے اسی لئے والا و شیدا ہیں کہ انہوں نے آپ کی اصول پرستی کے جذبہ کو پختہ تر کیا تھا۔ اگر کوئی حق جو ہوتا تو چوہدری صاحب کے متعلق یہ واقعہ سن کر عش عش کر اٹھتا مگر لائل پوری ہفت روزہ مدیر نے اس سے بالکل الٹا نتیجہ برآمد کر لیا ہے۔ سچ ہے ع

در باغ لالہ روید و در راغ خار و خس

حالانکہ اس مقالہ میں چوہدری صاحب کا یہ بیان بھی درج ہے۔

"مجھے حقیقتاً دلچسپی دو ہی کاموں سے ہے یا فرض منصبی سے یا تبلیغ سے"

یہ الفاظ مدیر صاحب کے کسی ہم مشرب نے کہی ہوتی تو تعریفوں سے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے۔ مگر اللہ رے تعصب ع

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اوپر کے واقعات تو پاکستان بننے سے پہلے کے تھے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ملا واحدی صاحب اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

"میں نے چوہدری صاحب کو لکھا کہ میں فلاں شخص ہوں آپکی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ چوہدری صاحب نے فوراً سائیکل سوار کے ذریعہ جواب بھیجا کہ بارہ بجے کل آ جایئے۔ خواجہ صاحب زندہ تھے دیر تک انکی بات پوچھ گچھ ہوئی اور فرمایا آپ نے کیسے تکلیف کی ہے۔ میں نے عرض کیا دلی میں بہت سے احمدیوں سے ملاقات تھی۔ اور وہ احمدیت کے مضامین بیان کرنا چاہتے تھے گر مجھے ان مضامین سے دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن اب احمدیوں کے خلاف تحریک اٹھی۔ تو میرا جی چاہنے لگا۔ سمجھوں تو سہی کہ احمدیت کیا ہے۔ یہاں میں کسی احمدی سے واقف نہیں ہوں۔ آپ ایک احمدی بتا دیجئے جو احمدیت کو سمجھا سکے۔ چوہدری صاحب بولے دوسروں سے سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ جب فرصت پائیں میرے پاس بے تکلف تشریف لے آئیں۔ میری یہی واحد ہوبی (HOBBY) ہے میں جب امریکہ اور یورپ میں ہوتا ہوں تو تعطیلات میں دیہاتوں کی طرف چلا جاتا ہوں وہاں ہفتوں ٹھہرتا ہوں اور تبلیغ کرتا ہوں۔ یہاں تو میرے بے شمار دوست ہیں اور مجھے رہنے کے ٹھکانے ہیں۔ مجھے اور شوق کوئی نہیں۔ سینما اور سینما کی قسم کی چیزوں سے واسطہ نہیں رکھتا۔ ڈنروں اور لنچوں میں بھی اس لئے شریک ہو جاتا ہوں کہ فرائض منصبی مجبور کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً دلچسپی دو ہی کاموں سے ہے یا فرائض منصبی سے یا تبلیغ سے۔ چوہدری صاحب قریباً ۱½ گھنٹہ احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے رہے چوہدری صاحب کے کمرے کی چاروں دیواریں چھت تک کتابوں سے پٹی پڑی تھیں۔ الماریوں کے اوپر الماریاں تھیں اور الماریوں میں کتابیں ہی کتابیں تھیں۔ یہ غالباً قانون کی اور ریاست کی کتابیں تھیں۔ مگر میز کے قریب کی گھومنے والی الماری میں خالص احمدی لٹریچر تھا۔ چوہدری صاحب الماری گھماتے تھے اور کبھی یہ کتاب نکال لیتے تھے اور کبھی وہ کتاب نکال لیتے تھے۔ ایک کتاب نکالی جس میں مرزا غلام احمد صاحب کا منظوم کلام تھا۔ اسے چوہدری صاحب نے پڑھا تو چشم پُرآب ہو گئے۔" (المنبر لائل پور یکم ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ص)

(باقی)

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

(۲)

اس عاجز کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رؤیا میں خاص طور پر اوپر کے واقعات کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ وھوھذا۔

(۲۰ ۔ اگست ۱۸۹۲ء)

"آج رات بوقت دو بجے مَیں نے دیکھا ایک سانپ صاحب جان مرحوم کے گھر میں پھرتا ہے۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور محمد سعید نے اس کے سر پر انگلی رکھی تا اس کو قتل کرے۔ پھر مَیں نے بھی انگلی رکھی تب اس کے سر میں آگ لگ گئی مگر مجھے معلوم ہوا کہ میری انگلی کو اس نے کاٹا ہے۔ انگلی دہنی طرف کی سبابہ تھی متورم ہوگئی اور اندیشہ رہا کہ اس کا اثر دل کو نہ پہنچے مگر پہنچنا معلوم نہیں ہوا اور اسی خواب میں معلوم ہوا کہ کچھ تکلیف محمودؔ کو بھی پہنچی ہے مگر بظاہر خیریت ہے۔ الٰہی اس کو تکلیف سے بچا۔ آمین۔"

(تذکرہ صد ۸۳۲)

علمِ تعبیر کے لحاظ سے اس رؤیا میں :۔

"صاحبِ جان" سے مُراد جماعتِ احمدیہ ہے،

"محمد سعید" سے مراد جماعت کے سعید افراد ہیں،

سانپ سے مراد اندرونی دشمن ہیں،

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے اندرونی دشمنوں کا سدِّ باب ہوگیا۔ لیکن اسی اندرونی فتنہ کا نشانہ حضرت محمود المصلح الموعودؓ کو بنانے کی بھی کوشش کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی حفاظت فرمائی اور نتیجۃً جماعتِ احمدیہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیرِ سایہ رہنے کے بعد حضور کی کوشش اور توجہ کے نتیجہ میں حضورؑ کے وصال پر ایک ہاتھ پر بلا اختلاف جمع ہوگئی۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے موقع پر بھی ایک ہاتھ پر بلا اختلاف جمع ہوگئی۔

جماعت کی صحیح تربیت اور حفاظت کا یہ احسان یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایسا کارنامہ ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی معنوں میں "نظیر" ثابت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ پر عظیم الشان انوار کی بارشیں نازل فرمائے اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قُرب کے انتہائی مقام عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اے جماعتِ احمدیہ! کیا ہم حضرت مصلح موعودؓ کی اُس والہانہ تڑپ کا، جو آپؓ ہم عاجزوں اور کمزوروں کی تربیت اور حفاظت کی خاطر رکھتے تھے۔ اور اُن مستجاب دعاؤں اور مسلسل توجہ کا جو آپؓ اِس سلسلہ میں فرماتے رہے اور جن کی وجہ سے آستانۂ الوہیت پر آپؓ کی روح پگھلتی رہی اور آپ کا مادی جسم فنا کے مقام تک پہنچ گیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کی حفاظت فرمائی اور خلافت کو دوبارہ قائم فرما کر جماعت کو قوت اور نصرت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج کے پڑھے لکھے لوگ "مردِ مومن" کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ وہ اُس "خُودی" کے کھوکھلے فلسفوں پر سر دُھنتے ہیں جو عاجز انسانوں کو تقدیر کا حاکم بنانے کی دعویدار ہے۔ نادانو! الٰہی تقدیر اسوقت انسانوں کی دستگیری کرتی ہے جب انسان آستانۂ الوہیت پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کی نیت سے گر جائے۔ یہ نمونہ آج سے چودہ سَو سال قبل سرزمینِ عرب میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے پیش کیا تھا اور یہی نمونہ آج سرزمینِ ہند و پاک میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضورؑ کے "حُسن و احسان میں نظیر" المصلح الموعودؓ نے دکھایا۔ جس طرح وہ پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک اِس دنیا سے جانے پر راضی نہ ہوئے کہ اسلام فتح یاب ہوگیا اور نہ صرف یہ بلکہ خدائے عزّ وجل نے تا قیامت اسلام کی حفاظت کا نظارہ آپؐ کو دکھا دیا چنانچہ فرمایا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی زندگی کے آغاز میں مَیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح موعودؑ ہوگا۔

اسی نمونہ کے ماتحت امامِ وقت اور مسیح الزمان علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اسلام کی ترقی اور جماعتِ احمدیہ کی حفاظت اور تربیت کے لئے مصلح موعود کا نشان اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے چھوڑا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔"

پس الٰہی تقدیر انسان کی مدد کے لئے اُس وقت اُترتی ہے جب انسان عاجزانہ تضرّعات خدائے قادر کے حضور پیش کرتا ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

سب دُنیا پر احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کشف کے دوران فرماتے ہیں:۔

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔"

(تذکرہ ص ۲۰۰)

اس پیشگوئی کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے ذریعہ "الوصیت" میں ایک عظیم الشان نئے نظام کی بنیاد رکھوا دی۔ لیکن اِس "نظامِ نَو" کی تفصیل اور مکمل تشریح حضورؑ کے "نظیر" حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ایک معرکۃ الآراء تقریر کے ذریعہ فرمائی۔ یہ تفصیل اور تشریح تو اِس مضمون میں دُہرائی نہیں جاسکتی اور اس کے لئے آپؓ کی اصل تقریر کو پڑھنا چاہیئے جو کتابی صورت میں شائع ہوچکی ہے اور اِسی امر کا قطعی ثبوت ہے کہ وہ احسان جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "نظامِ وصیت" کے ذریعہ رکھی تھی، اُس کی مکمل عمارت کی نشاندہی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی اور ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کا حقیقی علاج کھول کر بیان کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر کے مندرجہ ذیل اقتباس اِس امر پر شہادت کے لئے کافی ہیں:۔

"یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے .... یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلّا چلّا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ! ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ مَیں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ انگلستان کہے گا آؤ مَیں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ مَیں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا قائمقام ...... کہے گا کہ نیا نظام "الوصیّت" میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ "الوصیّت" کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔"

(تقریر "نظامِ نَو")

آپؓ نے "الوصیت کے پیش کردہ نظام" کا نقشہ یوں بیان فرمایا ہے:۔

"اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اِس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

(ایضاً)

یہ مضمون تو ایک نہایت ہی مختصر خاکہ بلکہ اشارہ ہے اِس بات کا کہ فی الواقعہ حضرت مصلح موعودؓ "حُسن و احسان" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نظیر" تھے۔ فی الحقیقت قیامت تک آئندہ نسلیں انشاء اللہ نت نئے رنگ میں اِس امر پر شہادتیں باقی رہیں گی اور ایمانوں میں مضبوطی اور ترقی حاصل کرتی چلی جائیں گی۔ اے خدا ایسا ہی فرما۔ آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

یادِ رفتگان

میری اہلیہ حلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ

(محترم مسٹر اے شیخ عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ ریلوے آڈیٹر ۔ ربوہ)

میری ساٹھ سالہ رفیقۂ حیات حلیمہ بیگم صاحبہ نَو سال کی لمبی علالت کے بعد آخر ۲۳ ؍ فروری ۱۹۶۶ء بروز بدھ بوقت پونے پانچ بجے صبح اپنے لڑکے عزیزم عبدالباری کے ہاں بمقام مدینہ کالونی ۔ والٹن ۔ لاہور اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور درجات بلند کرے ۔ آمین ۔

غسل دینے کے بعد بذریعہ ایمبولینس کار نعش کو اسی دن ربوہ لایا گیا ۔ گھر کے سب حاضر ممبر ساتھ آئے اور شام کے چھ بجے اپنے لڑکے عزیزم عبدالمجید صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹر میں ربوہ پہنچے باہر سے آنے والے رشتہ داروں کے انتظار میں میت کو گھر میں ہی رکھا ۔ دوسرے دن ۲۴ ؍ فروری ۶۶ء بروز جمعرات نماز ظہر کے بعد ایک بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے ۔ نماز جنازہ سے پہلے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور کی طرف سے یہ اعلان فرمایا کہ ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ پرانے تعلقات رہے ہیں ۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور دو بجے بعد دوپہر سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے قبر تیار ہونے پر دعا فرمائی ۔

وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۷۴ سال تھی ۔ ان کی والدہ محترمہ ابھی زندہ ہیں ان کی عمر ۹۰ سال سے زیادہ ہے اور آجکل اپنے نواسہ ڈاکٹر کیپٹن اقبال احمد خان صاحب کے ہاں مظفر گڑھ میں مقیم ہیں ۔ اس خبر سے نہ معلوم ان پر کیا گزری ہوگی ۔ اللہ رحم فرمائے ۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں ۔ اپنوں میں کیا غیروں میں بھی ہردلعزیز تھیں ۔ میرے ایک پرانے دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی مکرم مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی حال کراچی ہیں جن کے ساتھ ہمارے بہت دیرینہ اور گہرے تعلقات ہیں سیالکوٹ چھاؤنی میں عرصہ دراز تک مولوی صاحب ہمارے مکان کے قریب رہتے رہے اس لئے وہ میری بیوی کی عادات و خصلت سے بخوبی واقف ہیں ۔ مرحومہ کی وفات پر جو خط انہوں نے مجھے لکھا اس میں تحریر فرماتے ہیں :-

" آج نورِ چشمی حلیمن چل بسی ۔
بہت افسوس صد افسوس ۔
آپ کی رفیقہ حیات بہت وفادار
گھر گرہست منتظم ۔ خوش خلق ۔
خوش پوش ۔ خوش نوش ۔
مہمان نواز ۔ بچوں ۔ بوڑھوں
اور ہمسائیوں کی ہمدرد ۔
الغرض بہت ساری خوبیوں کی
مرحومہ مالک تھیں ۔ اللہ تعالیٰ
مغفر فرمائے اور رحمت کی چادر
اوڑھائے ۔ اللہ تعالیٰ حلیمہ کے
درجات بلند کرے اور کرتا ہی
رہے ۔ بھائی حمید میرا تو بہت ہی
ادب اور احترام کرتی تھیں ۔
آ حلیمن تو بہت اچھی خاتون تھی
گھر کو سنبھالنے والی ۔ اپنے
نیک نمونہ سے بچوں کی اچھی
تربیت کرنے والی ۔ شوہر کو
خوش رکھنے والی ۔ محبت کی مجسمہ
تھی ۔ خدا تعالیٰ جنت میں
اعلیٰ مقام تجھے عطا کرے ۔
اللّٰہم آمین ۔ اللّٰہم آمین "

اسی طرح اور کئی پرانے ملنے والوں نے مرحومہ کی تعریف میں خط لکھے جنکا یہاں نقل کرنا ممکن نہیں ۔ البتہ ایک خط شیخ عبدالقادر صاحب مہتہ ابن حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخر میں درج کرتا ہوں جس سے اس زمانہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جبکہ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا ۔ اس لئے مہمان نوازی فراخ دلی سے کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں ۔ خواتین خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی عقیدت اور اخلاص تھا ۔ اور بہت میل جول تھا ۔ ان کی خدمت بڑی خوش دلی سے کرتی تھیں ۔ اکثر میرے مکان واقعہ میکلوڈ روڈ لاہور میں جب کبھی لاہور آتیں میرے ہاں قیام فرمایا کرتی تھیں خصوصاً حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا ۔ حضرت امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا ۔ حضرت ام وسیم احمد صاحبہ تو جب کبھی لاہور تشریف لاتیں تو اکثر میرے ہاں ہی قیام فرمایا کرتی تھیں ۔ اور مرحومہ ان کی خاطر مدارات میں بڑی خوشی اور فخر محسوس کیا کرتیں اور وہ سب بھی بڑی محبت اور شفقت کا سلوک کرتیں ۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بھی بڑی عقیدت اور اخلاص تھا اور حضور بھی اس کی قدر کرتے تھے ۔ مہمان نوازی میں عام طور پر نام تو مرد کا ہوتا ہے مگر حقیقتاً اس کا سہرا عورت کے سر ہے ۔ اگر عورت کے دل میں میزبان کے لئے اخلاص نہ ہو تو مرد کسی کو ایک پیالی چائے بھی نہیں پلا سکتا ۔ بیوی کے علاوہ میری دو لڑکیاں عزیزہ بلقیس بیگم اور عزیزہ ثریا بیگم بھی گھر کے کام کاج میں بڑی دلچسپی لیتی تھیں جس سے مہمان نوازی میں بڑی مدد ملتی تھی ۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادیان سے لاہور ریل گاڑی میں تشریف لائے ۔ مستورات ساتھ تھیں ۔ پلیٹ فارم پر جماعت کے دوست موجود تھے ۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی موجود تھے ۔ ریل سے اُترتے ہی حضور نے مجھے فرمایا کہ مستورات کو آپ اپنے گھر لیجائیں ۔ میں چوہدری صاحب کے ہاں جاؤں گا ۔ یہ سُنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی ۔ میں نے حضور کا یہ ارشاد حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو سُنایا ۔ اور سب مستورات کو جو سات آٹھ تھیں ۔ اپنے گھر لے آیا ۔ ان میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہ ۔ حضرت امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا حرم حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے علاوہ چند اور مستورات بھی تھیں جنہوں نے چند یوم میرے ہاں قیام فرمایا ۔ جب سب مستورات میرے گھر پہنچیں تو میری بیوی کو بہت ہی خوشی ہوئی ۔ اور خوب تواضع کی جس سے سب ہی بہت خوش ہوئیں ۔ فرداً فرداً تو خاندان کی بیگمات میرے ہاں اکثر قیام فرمایا کرتی تھیں مگر یہ پہلا موقع تھا کہ سات آٹھ مستورات ایک وقت میں تشریف لائیں ۔ جس کی وجہ سے خوب چہل پہل رہی مستورات کے میرے ہاں قیام کرنے کی وجہ سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بھی میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے ۔

ان بزرگ ہستیوں کے میرے ہاں قیام کرنے سے میرے گھر میں برکت تھی اور میرے سب بچوں کی تربیت ایسی اچھی ہوگئی کہ سب احمدیت پر پختہ ہو گئے اور احمدیت ان کے رگ و ریشہ میں رچ گئی ۔ یہ گویا کونوا مع الصادقین کا نتیجہ تھا ۔ یہ سب بزرگ ہستیاں مجھ سے اور میرے بیوی بچوں سے بہت محبت کرتی تھیں ۔

ایک واقعہ لکھتا ہوں جس سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اعلیٰ کردار کا پتہ لگتا تھا ۔ گرمی کا موسم تھا ۔ حضرت ام المومنین میرے ہاں فروکش تھیں ۔ میں دفتر سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر واپس آیا کرتا تھا تو اس وقت میری بیوی یا لڑکی میرے لئے روٹیاں پکانا شروع کرتی تھیں ۔ سالن پہلے تیار ہوتا تھا تا مجھے گرم روٹی مل جائے ۔ ایک دن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج بابو صاحب کے لئے روٹیاں میں پکاؤں گی اور اس پر اصرار کیا ۔ دفتر سے جب گھر پہنچا اور کھانا لایا گیا تو میری بیوی نے بتایا کہ آج آپ کے لئے یہ روٹیاں حضرت اماں جان نے پکائی ہیں مجھے بہت خوشی ہوئی اور اماں جان کے اعلیٰ اخلاق کا مجھ پر بہت اثر ہوا ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے ۔ آمین

ایک دفعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا میرے ہاں ٹھہری ہوئی تھیں کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے ۔ حضرت اماں جان پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھیں حضرت صاحبؓ ادب کی وجہ سے نیچے چاندنی کے فرش پر بیٹھ گئے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۔ حضرت ام المومنین ۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ ۔ حضرت امۃ الحی صاحبہ ۔ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ ۔ حضرت ام وسیم احمد صاحبہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا کے درجنوں خطوط اپنے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے میرے پاس موجود ہیں ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے خادم سے کیسا اچھا سلوک کرتی تھیں ۔

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد ہے :-

" فوری ضرورتوں پر کام آنیوالے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے "

(ناشر خزانہ صدر انجمن احمدیہ

جماعت احمدیہ کی ۴۷ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر روداد

شوریٰ کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۷ مارچ میں اہم جماعتی امور پر غور

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی سفارشات

(قسط اوّل)

جماعتِ احمدیہ پاکستان کی ۴۷ ویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء کی صبح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تعلیم الاسلام کالج ہال میں تشریف لانے کے بعد شروع ہوا۔ حضور اجلاس کے مقررہ وقت کے مطابق ٹھیک آٹھ بجے تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان اور دیگر حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد آغاز کارِ ۸ بجکر بیس منٹ پر حضور کی زیر ہدایت مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

بعدہ حضور نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مومن ٹھنڈے دماغ سے سوچتا اور گرم دل کے ساتھ کام کرتا ہے ایجنڈے پر غور کرنے سے قبل آؤ ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی توفیق دے اور جب عمل کا وقت آئے تو ہمارے دلوں میں جوش اور گرمی پیدا کرے تاکہ ہم جہاں ٹھنڈے دل سے سوچ کر اس کی رضا حاصل کریں وہاں عمل کے میدان میں ہم سرگرمی اور جوش کا مظاہرہ کر کے اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ ان اہم ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان شریک ہوئے اس طرح مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

ازاں بعد حضور نے فرمایا قبل اس کے کہ ہم سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کریں میں چاہتا ہوں کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام سے متعلق اب تک جو کارروائی ہوئی ہے کرنل عطاء اللہ صاحب اس سے احباب کو مطلع کریں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم کرنل صاحب موصوف نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں اس وقت تک جو کارروائی ہوئی تھی نمائندگان کو اس سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ فاؤنڈیشن کو باضابطہ طور پر رجسٹرڈ کرایا جا چکا ہے اور اس کی آمدنی بھی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دی جا چکی ہے۔ محترم کرنل صاحب کی تقریر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے احباب کو فاؤنڈیشن کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اپنے وعدہ جات کی رقوم جلد از جلد ادا کرنے کی نہایت موثر انداز میں تحریک فرمائی (محترم کرنل صاحب کی تقریر اور اس سے متعلق حضور ایدہ اللہ کے نہایت ایمان افروز ارشادات کا خلاصہ قبل ازیں ۶ اپریل ۱۹۶۶ء کے الفضل میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے)

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ

۹ بجے تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم جناب میر محمد بخش صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اسٹیج پر آکر اجلاس کی کارروائی جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کی ہدایت فرمائی۔ محترم میر صاحب موصوف کے اسٹیج پر آکر کرسیٔ صدارت کے قریب تشریف رکھنے کے بعد حضور نے پہلے سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ پیش کئے جانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ صدر سب کمیٹی محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کمیٹی نے ایجنڈے کی تجاویز ۱۵ تا ۱۹ کے متعلق سفارشات پیش کرنا تھیں۔

مجلس شوریٰ میں نمائندگان تحریک جدید کی تعداد

تجویز نمبر ۱۴ میں مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ مجلس مشاورت میں تحریک جدید کے پندرہ نمائندے شامل ہوتے ہیں یہ تعداد ناکافی ہے اور بعض مرکزی عہدیداران جن کا مجلس میں شامل ہونا ضروری ہوتا ہے نمائندگی سے رہ جاتے ہیں۔ اسلئے تجویز ہے کہ اضافہ کر کے نمائندگان تحریک جدید کی تعداد ۱۹ کر دی جائے۔ سب کمیٹی نے نمائندگان تحریک جدید کی تعداد بڑھا دینے سے اتفاق کیا اور ۱۹ سے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ اس پر بعض نمائندگان نے اس تجویز کے حق میں اور اس کے خلاف اپنا اپنا مشورہ پیش کیا۔ ان میں محترم خان شمس الدین خان صاحب پشاور۔ مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور مکرم عبد الرحیم بیگ صاحب اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور شامل تھے۔ نمائندگانِ شوریٰ نے آراء شماری کے وقت کثرت آراء کے ساتھ سب کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کیا کہ نمائندگان تحریک جدید کی تعداد ۱۹ تک بڑھا دی جائے۔ حضور نے اس مشورہ کو قبول کرتے ہوئے اس کی منظوری عطا فرمائی۔

تحریک جدید کے بقایا دار اور نمائندگی کا حق

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۱۵ اور اس کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش زیر غور آئی اس کی رو سے مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ نے تحریک جدید کے بقایا داروں کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دینے کے متعلق ایک سابقہ فیصلہ میں ایک اور امر کا اضافہ کرنا تجویز کیا تھا۔ مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء کے موقع پر بجٹ کی سب کمیٹی کی طرف سے ایک قاعدہ پیش ہوا تھا۔ جسے نمائندگان شوریٰ کی متفقہ سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منظور فرمایا تھا۔ مذکورہ قاعدہ کے الفاظ یہ تھے:۔

"جس دوست کے ذمہ تحریک جدید کے تین سالوں کے وعدہ جات قابل ادا ہوں وہ اگر بقایا صاف نہ کریں اور نہ ہی دفتر کو اپنی مجبوری بتا کر مہلت لیں ان کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے جب تک سابقہ بقایا صاف نہ ہو جائے۔"

اس قاعدہ میں ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱۵ کی رو سے حسب ذیل اضافہ تجویز کیا گیا

"نیز ایسے افراد کو مجلس مشاورت کا نمائندہ منتخب نہ کیا جائے اور نہ ہی ایسے افراد کو انتخاب میں ووٹ کا حق دیا جائے۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اسے اس ترمیم کے ساتھ منظور کئے جانے کی سفارش کی کہ اس کا اطلاق تحریک جدید کے بقایا داران کے علاوہ وقف جدید کے بقایا داران پر بھی ہونا چاہیئے۔

اس تجویز اور سب کمیٹی کی ترمیم پر بحث میں سات نمائندگان نے حصہ لیا۔ ان میں مکرم خان ضیاء الحق خان صاحب خانانہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ، مکرم صوفی رحیم بخش صاحب اوکاڑہ، مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخان، مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی اور مکرم محمد مختار صاحب جھنگ شامل تھے۔ آراء شماری کے وقت نمائندگان شوریٰ نے بہت بھاری اکثریت سے سب کمیٹی کی ترمیم کیساتھ تجویز ۱۵ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ چنانچہ حضور نے شوریٰ کی اس سفارش کو منظور فرما لیا۔ قاعدہ کی ترمیم شدہ صورت جسے حضور نے منظوری عطا فرمائی درج ذیل ہے:۔

جس دوست کے ذمہ تحریک جدید اور وقف جدید کے تین سالوں کے وعدہ جات قابل ادا ہوں وہ اگر بقایا صاف نہ کریں اور نہ ہی دفتر سے اپنی مجبوری بتا کر مہلت لیں ان کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے اور آئندہ اس وقت تک عہدہ قبول نہ کیا جائے جب تک سابقہ بقایا صاف نہ ہو جائے نیز ایسے افراد کو مجلس مشاورت کا نمائندہ منتخب نہ کیا جائے اور نہ ہی ایسے افراد کو انتخاب میں ووٹ کا حق دیا جائے۔" (باقی)

دعائے مغفرت

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد علی شاہ صاحب صحابی ریٹائرڈ افسر تعلیم منٹگمری حال ملتان چھاؤنی بعارضہ قلب ۱۲ یوم بیمار رہ کر بعمر ۶۷ سال مورخہ ۲۹ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملتان سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ربوہ کی وصیت تھی بعد نماز ظہر ۲۹ کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (قاضی عزیز احمد ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

گذشتہ مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ماہنامہ تحریک جدید کو متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ اگر اسے کثرت سے پھیلایا جائے۔ تو بڑے مفید نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس میں ایسا مواد ہوتا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جماعتوں کو یہ پرچہ خریدنے کی ترغیب دلانے کی غرض سے حضور نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ ایک شہر کا ایک حلقہ جو بالکل چھوٹا سا حلقہ ہے اس پرچہ کی چالیس کاپیاں منگواتا ہے۔

حضور کے اس ارشاد کو الفضل کے ذریعہ جملہ احباب اور جماعتوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے گذارش ہے کہ تحریک جدید کے عظیم الشان کام کو اجاگر کرنے کے لئے ماہنامہ تحریک جدید حتی الامکان کوشش کر رہا ہے۔ آپ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ غیر از جماعت احباب اور سکولوں، کالجوں اور لائبریریوں کے نام لگوائیں کراچی کی جماعت نے اس پرچے کی افادیت کے پیش نظر اس کی یکصد کاپیاں ماہوار منگوا کر تقسیم کرنے کا پروگرام جاری کر رکھا ہے۔ اور اب وہاں مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی پچاس کاپیوں کے لئے لکھا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری جماعتیں بھی اس سلسلہ میں قابل قدر تعاون کر رہی ہیں۔

یہ پرچہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ اور اس کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ ہے۔ چندہ کی رقم لوکل جماعت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جس صورت میں صرف اطلاع ملنے پر پرچہ جاری کر دیا جاتا ہے۔

(منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید)

عطیہ جات برائے تعمیر ہال دار الخدام

جیسا کہ خدام بھائیوں کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کا کام گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا اور یہ کام ابھی جاری ہے۔ تعمیر کی کچھ منازل طے ہو چکی ہیں۔ اور بعض باقی ہیں مجلس مرکزیہ کی کوشش ہے کہ یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ مرکز کی یہ کوشش خدام بھائیوں کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مالی امداد کا کام بہر حال مجالس نے ہی کرنا ہے اور مجالس کو چاہیئے کہ اسکی طرف اس رنگ میں توجہ دیں۔ کہ ہر خادم اپنے ہال کی تعمیر کے لئے عطیہ دے۔ اور ہر خادم سے ہر ماہ اس غرض کے لئے عطیہ وصول کیا جائے۔ اس رنگ میں عطیہ تعمیر ہال وصول کرنے کی طرف مجالس کو توجہ نہیں رہی۔ اسلئے مجالس کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ۱۲ روپے یا سو روپے کے عطایا کے حصول کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی مد نظر رکھیں کہ ہر خادم سے تعمیر ہال کے لئے عطیہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام اپنے ہال کی تعمیر کے بارے میں خاص اور گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ قائدین مجالس اور ناظمین مال کی تحریک پر ان کی توقع سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات اصلاح وارشاد کے جلسے منعقد کریں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ماہ اپریل میں تمام لجنات اماء اللہ کو اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ اصلاح وارشاد کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں ضروری لٹریچر مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ ان جلسوں کی رپورٹیں ۱۰ مئی تک مرکز میں ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ ربوہ
لجنہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۳ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سیرت مقدسہ پر چند احباب کے تاثرات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۳ پر نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ اسجگہ محبوب شاہ صاحب جیز پور کا نام پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرمالیں

ہفتہ تحریک وصیت

(۵ لغایت ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورۃ ۱۹۵۵ء کے مشورہ اور سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال "ہفتہ تحریک وصیت" ۵ لغایت ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کے ایام میں منایا جائے گا۔ امراء وصدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر صاحب جائیداد اور کمانے والا غیر موصی احمدی نظام وصیت میں شامل ہو جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ

"اس وقت میرے نزدیک یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے" اور "کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو"

(الفضل ۵ جون ۱۹۴۸ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۷۹۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم مرزا مظفر احمد صاحب منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۰۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیگم شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۱۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب " .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۲۔ محترمہ نادرہ بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب " .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۳۔ محترمہ نصرت الٰہ صاحبہ بیگم چوہدری احمد مختار صاحب " .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۴۔ محترمہ اعجاز پروین صاحبہ بیگم چوہدری محمد امین صاحب " .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۵۔ محترمہ جمیلہ قدسیہ صاحبہ " .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۶۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک شیر محمد صاحب بجوکہ ملتان .. ۔۔ ۳۰۰
۳۸۷۔ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ بیگم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی .. ۔۔ ۳۲۵

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا۔ مکرم مرزا نسیم افضل صاحب ابن حضرت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف بھاٹی گیٹ لاہور عرصہ ۱½ ماہ سے کمر کی ہڈی میں چوٹ لگنے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔ درد کی وجہ سے سر میں چکر آتے ہیں اور دل پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۵ اپریل - مرکزی وزیر صنعت و قدرتی وسائل مسٹر الطاف حسین نے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران صنعتی سرمایہ کاری کے ہمہ گیر پروگرام کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق دو سو صنعتوں پر دس ارب ۹۸ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے کا سرمایہ لگایا جائے گا۔ یہ رقم دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی نسبت تین سو فیصد زیادہ ہے سرمایہ کاری کے نئے شیڈول کے مطابق انجینئرنگ اور الیکٹریکل سیکٹر میں تین ارب ۸۱ کروڑ ۱۱ لاکھ کیمیکلز میں دو ارب ۲۹ کروڑ ایک لاکھ اور ٹیکسٹائل سیکٹر میں تین ارب ۲۷ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے لگائے جائیں گے۔ متفرق صنعتوں کی مد کے لئے ۲ ارب ۱۵ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ سرمایہ کاری کے نئے شیڈول میں شمول کے لئے صنعتوں کا انتخاب اس بنیاد پر کیا جائے گا کہ ان میں ملکی خام مال استعمال کیا جاتا ہو۔ یہ صنعتیں خام مال سے تیار کر کے برآمد کرتی ہوں اور ان سے زرمبادلہ بھی کماتی ہوں۔

سرمایہ کاری کے نئے شیڈول میں ایسی نئی صنعتوں کے قیام یا ان میں سرمایہ داری پر زور دیا جائے گا جن کی مصنوعات کافی مقدار میں غیر ممالک سے درآمد کی جارہی ہیں۔ اس شیڈول میں گنجائش رکھی گئی ہے کہ مشرقی پاکستان میں سرمایہ کاری کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے صنعتی ترقی کی رفتار میں جو کمی رہی ہے اسے پورا کیا جائے اس مقصد کے لئے مرکزی سرمایہ کاری کے فروغ کے ادارہ کی جانب سے مقرر کردہ سب کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے گا۔ اور ان میں پیش کی گئی تجاویز پر عمل درآمد کی کوشش کی جائے گی۔

کراچی ۵ اپریل۔ وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ عوامی لیگی لیڈر شیخ مجیب الرحمن کا چھ نکاتی پروگرام بری طرح ناکام ہوگیا ہے اور مشرقی پاکستان کے عوام اس شرانگیز نعرہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے مسٹر الطاف حسین صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول کے سلسلے میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

لندن ۵ اپریل - بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے بیان سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں سے اپنی فوج اس وجہ سے واپس نہیں بلائی کہ وہ جنگ کے دوران ضبط شدہ مال کی واپسی حاصل کرنے کے لئے پاکستان سے اس معاملہ میں سودے بازی کرنا چاہتا ہے۔ کراچی کے روزنامہ ڈان کے نمائندہ خصوصی مقیم لندن مسٹر نسیم احمد نے لکھا ہے کہ مسز اندرا گاندھی نے لندن کے ہوائی اڈے پر بات چیت کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا۔

انہوں نے لکھا کہ مسز اندرا گاندھی امریکہ سے بھارت واپس جاتے ہوئے جب لندن سے گزریں تو میں نے ان کی توجہ صدر ایوب خان کی یکم اپریل کی نشری تقریر کی طرف مبذول کرائی جس میں صدر ایوب نے کہا تھا کہ سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں سے فوجیں واپس نہ کر کے بھارت نے اعلان تاشقند کی خلاف ورزی کی ہے۔ مسز اندرا گاندھی نے کہا مجھے ان علاقوں کے بارے میں تازہ صورت حال کا علم نہیں ہے مجھے توقع ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا لیکن اس دوران میں ہمیں دوسرے اہم مسائل پر بھی غور کرنا چاہیئے جن میں جنگ کے دوران ضبط شدہ بحری جہازوں اور دوسری املاک کی واپسی کا سوال بھی شامل ہے۔

مسز اندرا گاندھی کے اس بیان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں میں فوجوں کی واپسی کے معاہدہ کی خلاف ورزی اس خاص مقصد کے تحت کی ہے کہ اس طرح پاکستان کو جنگ کے دوران ضبط شدہ جہازوں اور ان میں لدا ہوا مال واپس کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔

لندن کے ہوائی اڈے پر مسز اندرا گاندھی نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھارت اعلان تاشقند پر پوری طرح عمل کر رہا ہے۔ بی بی سی۔ اور برٹش ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے مسز اندرا گاندھی سے سوال کیا کہ کشمیر کے تنازعہ پر بامقصد بات چیت کے بغیر اعلان تاشقند کو کس طرح برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ مسز اندرا گاندھی نے ان سوالات کے جواب میں کہا کہ یہ کام بہت آسان ہے پاکستان کو چاہیئے کہ وہ کشمیر کے معاملہ میں اپنے موقف سے دستبردار ہو جائے انہوں نے کہا جہاں تک بھارت کا تعلق ہے ہم دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے مسئلہ کو اہمیت دیتے ہیں تاکہ دوسرے تنازعات پر بات چیت کرنے کے لئے ماحول سازگار بنایا جاسکے۔

سائیگون ۵ اپریل۔ جنوبی ویٹ نام کے وسطی علاقہ کے متعدد شہروں پر ویٹ کانگ گوریلوں کے قبضہ کے بعد پورے ملک میں افراتفری پھیل گئی ہے۔ ڈانانگ اور ہوائی کے اہم ترین شہر اور فوجی مراکز پر گوریلوں کا شکنجہ مستحکم ہو گیا اور عوام ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ دریں اثناء وسطی ویٹ نام کے ایک اور شہر ڈلاٹ میں گوریلوں کے حق میں عوامی مظاہرے شروع ہو گئے اور مظاہرین نے کل مقامی ریڈیو سٹیشن کو آگ لگا دی۔ اس علاقہ کے اہم ساحلی شہر نہاٹرانگ میں بھی کل زبردست مظاہرے ہوئے جنوبی ویٹ نام کے حکام نے بتایا ہے کہ نہاٹرانگ پر مارشل لا لگا دیا گیا۔ اور شہر میں بڑی حد تک امن بحال ہو گیا۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق سائیگون اور وسطی صوبوں کے درمیان تار اور ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے اور متاثرہ علاقہ سے خبروں کی آمد کا سلسلہ منقطع ہے دریں اثناء جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم ائیر مارشل کاؤکی نے اعلان کیا ہے کہ وسطی صوبوں کے جن شہروں پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے انہیں آزاد کرانے اور باغیوں کو کچلنے کے لئے پوری فوجی طاقت استعمال کی جائے گی۔ فوج کو متعلقہ شہروں کا محاصرہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سرکاری فوجوں کو کمک پہنچانے کے لئے دو ڈویژن فوج تیار ہے جسے کسی وقت بھی وسطی علاقے کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

نئی دہلی ۵ اپریل۔ بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ اگرچہ بھارتی حکومت کی اطلاع کے مطابق اس وقت مقبوضہ کشمیر میں کوئی پاکستانی حملہ آور نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ جنگلوں میں چھپے ہوئے ہوں۔

لوک سبھا میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے سردار سورن سنگھ نے کہا کہ بھارتی فوج اور پولیس کی مکمل نگرانی کی وجہ سے کافی عرصہ سے مقبوضہ کشمیر میں توڑ پھوڑ کی کوئی واردات نہیں ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کی طرف سے آئندہ کسی شخص نے جنگ بندی لائن عبور کر کے بھارت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔

موتیابند (CATARACT)

کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی دوا سے دور ہو جاتا ہے بشرطیکہ نظر ابھی کام دے رہی ہو۔

شفاء موتیابند (CATARACT)

مکمل کورس ... ۲۵ روپے پہلا نصف کورس ... ۱۳ روپے

آخری نصف کورس ... ۱۳ روپے خرچ ڈاک دو روپے

ملنے کا پتہ - کیور ہو میڈیسن کمپنی

۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

یا - ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

متصل ڈاک خانہ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ)

باہم مقابلہ کے بغیر کامل ترقی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی

تمام ترقی کی بنیاد ہی مقابلہ اقوام و افراد پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنی حکم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے ضمن میں اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے کہ اس سے حسد کی بنیاد پڑتی ہے فرماتے ہیں :-

"یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اسلام نے اس طرح حسد کی بنیاد رکھی ہے کیونکہ امورِ دینیہ اور امور دنیویہ میں یہ مقابلہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر کامل ترقی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تمام ترقی کی بنیاد ہی مقابلہ اقوام وافراد ہے۔ خود غرضی کی جڑ شریعتِ اسلام نے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہہ کر اکھاڑ دی ہے کیونکہ مومن کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ جس درجہ تک پہنچے اُس پر فوراً دوسروں کو بھی پہنچائے کیونکہ اس کی غرض ہی دوسروں کو نفع پہنچانا ہے اسیطرح فرماتا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ

يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ

وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران آیت ۱۰۵)

یعنی تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھی باتوں کی تعلیم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس جس خیر کو بھی مومن حاصل کرے گا وہ فوراً دوسروں کو بلائے گا کہ جلد آؤ اور اس چیز کو حاصل کرو۔ گویا مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ جب آگے بڑھیں تو پچھلوں کو بھی کھینچ کر اپنے ساتھ ملالیں۔ پھر آگے بڑھیں تو جو لوگ پیچھے رہ جائیں ان کو دوبارہ کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ پھر دوڑیں اور اس طرح جو پیچھے رہ جائیں ان کو اپنے ساتھ شامل کریں اور پھر سارے مل کر نیکیوں کے میدان میں دوڑیں اور اس پھر جو ان میں سے آگے نکل جائیں وہ پچھلوں کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملالیں اور اس طرح ایک دوڑ جاری رہے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے سبقت لے جائیں۔ اور پیچھے رہ جانے والوں کو ساتھ ملالیں۔ پھر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور پھر پچھلوں کو اپنے ساتھ ملائیں اور یہی عشق کی کیفیت ہوتی ہے خدا تعالیٰ مومنوں سے یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ اس کے پاس اکیلے نہ آئیں بلکہ دوسروں کو بھی ساتھ لیتے آئیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف روانہ کرتے وقت کہا تھا کہ تم نے اکیلے نہیں آنا بلکہ بن یامین کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ اسیطرح خدا تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ تم میرے پاس دوڑ کر آنا اور اکیلے نہ آنا۔ بلکہ میرے دوسرے روحانی بیٹوں کو بھی ساتھ لے کر آنا مومن دوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور جانا ہے وہاں میں اسے کیا جواب دوں گا۔ اسی لئے وہ دوسروں کو بھی کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

غرض كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ نے حسد اور خود غرضی کی جڑ کاٹ دی ہے۔ کیونکہ مومن جس خیر کو خود حاصل کرے گا وہ فوراً اس میں شامل کرنے کے لئے دوسروں کو بھی بلائے گا اور اس طرح نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جہاں ایک لطیف مقابلہ جاری رہے گا۔ وہاں خود غرضی اور حسد کا بھی کوئی شائبہ دکھائی نہیں دے گا۔ یہ کیا ہی لطیف مقابلہ مباررہ اور پھر مجاذبہ ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۵۸)

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور

اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

(کلام محمود)

مغربی جرمنی کے تعاون سے فولاد کے کارخانے قائم کئے جائیں گے

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کی پریس کانفرنس

راولپنڈی ۶ اپریل۔ وزیر خزانہ محمد شعیب نے بتایا ہے کہ پاکستان میں فولاد کے کارخانے کے قیام کے لئے مختلف ملکوں اور غیر ملکی نجی فرموں سے بات چیت کی جارہی ہے۔ مسٹر شعیب نے کہا مغربی جرمنی کی بعض نجی فرمیں فولاد کے کارخانے لگانے میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ کئی فرموں نے ½ ۲ لاکھ ٹن پیداواری صلاحیت کے درمیانے درجہ کے کارخانے لگانے کی پیشکش کی ہے اور حکومت پاکستان ان پیشکشوں پر غور کر رہی ہے۔

وزیر خزانہ کل صبح اپنی پریس کانفرنس میں کراچی میں فولاد کے کارخانے سے متعلق سوالات کا جواب دے رہے تھے انہوں نے بتایا کہ کراچی کے کارخانے کے سلسلے میں امریکہ کے درآمد برآمد کے بنک سے بات چیت ہو رہی تھی اور بنک نے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ تاہم حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں تمام ممکنہ ذرائع سے استفادہ کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ مغربی جرمنی سے بھی فولاد کے کارخانے کے سلسلہ میں امداد کے متعلق مذاکرات جاری ہیں اور بعض نجی فرموں نے بھی اس معاملہ میں دلچسپی ظاہر کی ہے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ مغربی جرمنی اس بارے میں عملی اقدام کریگا

وزیر خزانہ نے کہا فولاد کے بارے میں پاکستان کی ضروریات کی پیش نظر ایک سے زائد کارخانے بھی قائم کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے نامہ نگار کی اس بات سے اتفاق کیا کہ اگر پاکستان میں فولاد کا کارخانہ قائم کیا گیا تو اس کی پیداوار کی قیمت غیر ممالک سے درآمد ہونے والے فولاد کے مقابلہ میں زیادہ ہوگی تاہم انہوں نے کہا کہ اس طرح غیر ملکی زرمبادلہ کی جو بچت ہوگی اس سے قیمت میں اضافے کی کسر پوری ہو جائے گی۔ مزید براں فوجی نقطہ نظر سے یہ ضروری ہے کہ خواہ قیمت کچھ زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائے ملک میں فولاد کا کارخانہ موجود ہونا چاہیئے۔

بھارتی فوجوں نے سیالکوٹ سیکٹر کے دو متنازعہ علاقوں کو خالی کر دیا

راولپنڈی ۶ اپریل۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ سیکٹر کے جن تین علاقوں کو خالی نہیں کیا تھا۔ ان میں سے دو کو خالی کر دیا گیا ہے۔ اب اس سیکٹر میں بھارتی فوج صرف ایک علاقے پر ناجائز طور پر قابض ہے جس کا رقبہ ۹ ایکڑ کے قریب ہے۔

بھارتی فوج نے سلامتی کونسل کی فائر بندی کی قرارداد اور اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں سے ۲۵ فروری کے بعد بھی فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ یہ علاقے بھارت کے ہیں۔ حالانکہ جنگ سے قبل یہ علاقے پاکستان کے قبضے میں تھے۔

پاکستان نے بھارت کی اس ہٹ دھرمی اور اقوام متحدہ کی قرارداد کی صریح خلاف ورزی کی طرف سلامتی کونسل کی توجہ مبذول کرائی اور اسے پاکستان کے لئے انتہائی تشویشناک قرار دیا جس کے بعد اب بھارت نے تین میں سے دو علاقے خالی کر دیئے ہیں۔ اب ان علاقوں پر پاکستان کا قبضہ ہو گیا ہے جو علاقے بھارت نے خالی کئے ہیں ان کا رقبہ ۲۹ ایکڑ ہے اور وہ چاروہ نامی گاؤں کے قریب ہیں جس پر ابھی تک بھارتی فوج کا ناجائز قبضہ ہے

درخواستِ دعا

میرے ماموں محمد اختر صاحب اسٹیشن ماسٹر ریلوے اسٹیشن کھیکھا ضلع لائل پور دو ماہ سے بیمار ہیں۔

جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں جان کو صحتِ کاملہ عطا فرمادے۔ آمین۔

(امۃ الودود شاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴